نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے +

جلد ۴۲	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے - ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۱۴ء	نمبر ۴۴

بائبل یا قرآن	۱۰ر
مسیح ابن اللہ	۲ر
میزان الحق	۴ر
طریق الحیات	۲ر
کشف القرآن	۶ر
عقاید اسلامیہ	۱۰ر
ینابیع الاسلام	۸ر
ہدایت المسلمین	۸ر
تحقیق الایمان	۴ر
تواریخ محمدی	۴ر
تعلیم محمدی	۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
دعوتِ اسلام	۶ پائی
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
بیگناہ نبی	۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	″
فارقلیط	″
حضرت محمد	″
انجیل شریف کی صحت و درستی	″
اسماء الٰہی	″
خدا کے دس حکم	″
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	″
مسیح یا محمد	″
نماز	″
سچا اسلام	″
قرآن	″
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	″
یسوع مسیح	″
سورۂ فاتحہ	″
ہمارا شافع کون ہے	ر

اثمار شیریں	۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی؟	″
انصاف کا دن	″
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول	۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن	۳ر
اصلاح زراعت	۶ پائی
اصلاح اخلاق	۲ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۶ پائی
شادی کی بابت خیالات	″
صنعت و دستکاری	۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ار
اُردو کی پہلی کتاب	ار
اُردو کی دوسری کتاب	۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	ار
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی	۳ر
گورمکھی قاعدہ	۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب	۶ پائی
″ ″ پنجابی اُردو حروف	″
دینی سوال و جواب رومن اُردو	۶ پائی
″ ″ گورمکھی	″

سوالات

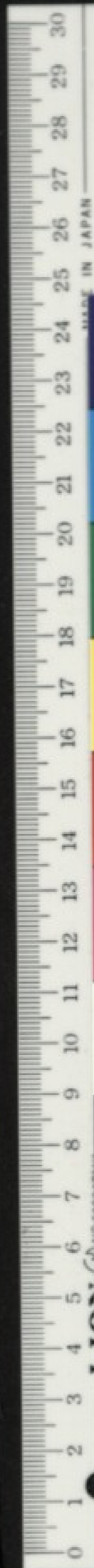
سوالات متی کی انجیل پر	ار
″ مرقس کی انجیل پر گورمکھی	ار
″ ″ لوقا کی انجیل پر	ار
″ ″ یوحنا کی انجیل پر	ار

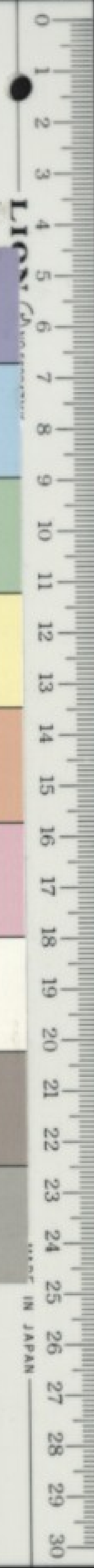
مسیحیوں کے واسطے

تواریخ کلیسیا	ع۸ر
حل مشکلات حصہ اول	۶ر
تحقیق بائبل	۴ر
طالبانِ حق	۹ر
تواریخ بائبل	ع۸ر
حیاتِ مسیح	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	۸ر
مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقایق	۴ر
راہِ زندگی	۱۲ر
موازنۂ مذاہب رومن	۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر، ۸ر	۱۲ر
القابِ مسیح	۱۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے؟	۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات	۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲ر + شعاعِ نور حصہ اول و دوم ۵ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر + طریق دعا ۴ر
ابن حور اُردو ۸ر + طلائی شمعدان ۴ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر + روح سے معمور زندگی ۴ر





نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۱۳ نومبر ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

گلیشیہ میں روس برابر حملے کر رہا ہے۔ اور آسٹروی فوج اب عموماً پسپا ہو رہی ہے۔

لارڈ کچنر نے روسی کمانڈر انچیف کو مبارکبادی کا تار دیا ہے اور کہا ہے کہ امید ہے کہ اب متحدین بھی دشمن کو سخت کچل ڈالنے والی ہزیمت دینگے۔

عثمان لبرل لیگ کے بانی مبانی شہزادہ صبیح الدین نے سلطان ٹرکی کو تار دیا ہے کہ اُس کی وفادار رعیت جرمنی کے خلاف تلوار نکالنے سے باغی ہیں۔ کیونکہ یہ ملک بالکل اتحاد ثلاثہ کی جانب ہے۔

پیرس کا اخبار ٹیمپس کہتا ہے کہ ہندوستانی فوج نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ برٹش آرمی کے بالکل دوش بدوش ہے۔ اور ایسا ہی ثابت کر دیا ہے کہ وہ بھی ناقابل مغلوب ہے۔

شمالی نائیگریہ کے امیروں نے شمالی نائیگیریہ کے مصارف جنگ میں ۳۸ ہزار پونڈ کا عطیہ دیا ہے۔

جرمنی کروزر ایمڈن جس نے خلیج بنگالہ میں غضب ڈھا رکھا تھا۔ آخر سماٹرا کے جنوب میں کوکاس جزائر کے قریب برطانوی جنگی جہاز سڈنی سے ہلاک ہوگیا۔ گاڈ سیو دی کنگ۔

روسیوں نے کلائس کے علاقہ میں وہ رسالہ دریافت کر لیا ہے جو پہلے بلجیم میں کام کر رہا تھا۔

شہر تسنگتاؤ کی حوالگی کے شرائط پر دستخط ہوگئی ہے۔ اور شہر جاپانیوں کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

لارڈ کچنر نے تسنگتاؤ کی فتح پر جاپانی وزیر جنگ کو مبارکبادی کا تار بھیجا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ برطانوی فوج اس بات پر فخر کرتی ہے کہ وہ اس مہم میں اپنے بہادر جاپانی رفیقوں کے ساتھ رہی۔

۱۰ نومبر مدراس۔ حاجی محمد عبد القدوس بادشاہ صاحب خان بہادر مدراس نے ٹرکی کونسل ہونے سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

۱۰ نومبر لنڈن۔ گذشتہ شام کو پیرس میں ایک سرکاری اعلان دیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سخت کہر کی وجہ سے مقام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ شمال میں مطلع صاف تھا۔ ہم نے دریائے لیزر اور لنسبرگ کے درمیان اپنی جائے استقامت قائم رکھیں۔ اور لنسبرگ اور ڈکسیموڈے میں نمایاں ترقی کی ہے۔

۱۰ نومبر الہ آباد۔ ٹائمز کہتا ہے کہ پیرس پر برطانوی فتح بخوبی تصدیق ہو چکی ہے۔ اور کہ ہم نے اپنی توپوں کا رخ زیادہ تر آگے بڑھے ہوئے مواقعات کی جانب کر دیا ہے۔ بلجیمی ساحلی خط سے لیکر پیرس تک ہماری استقامت کی بابت خبریں نہایت تسلی بخش ہیں۔ بل کے جنوب میں خصوصاً لل اور ماریس کے درمیان حالت ابھی تک مبہم اور مشکوک ہے۔ ایک ماہ تک اس خطہ پر سخت لڑائی ہوتی رہی۔ مگر ہر دو جانب کے نتائج بحال معدوم ہیں۔

تار برقیات

۹ نومبر لنڈن ۔ متفرق کارسپانڈنٹ بہ اطمینان راوی ہیں کہ جرمنوں نے وہ مقامات چھوڑ دیئے ہیں جو انہوں نے وارتا کے عقب میں مدافعت کے لئے تیار کئے تھے ۔ ٹائمز کا خاص نامہ نگار جو وارسا میں مقیم ہے کہتا ہے کہ خرابی ریلوے مرمت وغیرہ کے سبب سے اغلب ہے کہ روسی اقدام میں ۳۰ یوم کا التوا پڑ جائے اس کے بعد جرمنی یا تو ایک حجم عظیم کے ساتھ حملہ کرنے پر مجبور ہوگا یا اپنی چیدہ چیدہ سپاہ مغربی سرحد سے نکال لیجائیگا ۔

اخبار ٹائمز اپنے ایک لیڈر میں جرمن پریس کی موجودہ خاموشی کو بڑی اہمیت دیتا ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہے ۔ کہ جرمن قوم پر اب حقیقت کھلتی جارہی ہے ۔ اب آگے کو جرمن بالضرور یہ محسوس کریگا کہ وہ جنگ میں فتح حاصل نہیں کرسکتا ۔ جرمنی مدبرین اب فتح حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس پوزیشن کو قائم رکھنے کے لئے جنگ کرتے ہیں جس سے سب سے عمدہ ممکن شرائط صلح کا اندازہ ہوسکے ۔

۱۰ نومبر دہلی ۔ سکرٹری آف سٹیٹس سے حضور ویسرائے کو ذیل کا تار موصول ہوا ہے ۔

ہر دو طرف سے جنگ کی عمدہ خبریں آتی رہتی ہیں ۔ بلجیم میں اور فرانس کے شمال میں متحدین جرمن کے سخت حملے پسپا کر دینے اور اپنا حملہ کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں ۔ اور کئی جگہ آگے بڑھ گئے ہیں ۔ خصوصاً دریائے ایپرس کے نزدیک میسنز کے شمال میں ۔

ارمینٹرس کے گرد بھی برطانوی فوج نے قدرے ترقی کی ہے ۔ اور لاسے اصایرس کے گرد اگرد سخت لڑائی میں دشمن کے حملے ناکام کردیئے گئے ہیں ۔

مشرقی مقدمتہ الجیش پر روس نے سرعت سے پیشقدمی کرلی ہے ۔ جو ان کے نصرت کی علامت ہے ۔ جرمن دریائے طوتا پر کے مقام میں کامیاب نہیں ہوئے ۔ بلکہ وہاں سے پولنڈ میں دھکیل دیئے گئے ۔ روسی لوگ سرحد پر سے عبور کرگئے ہیں ۔ اور سٹلوگونٹ تک ۔ اور مشرقی پرشیا میں لیک کے قرب وجوار میں اور فیسن کی سمت میں بلیجن میں بڑھ گئے ہیں ۔

۹ نومبر لنڈن ۔ برسلو کی قسم کے ایک کروزر سے (ٹرکی کی جانب سے) پوٹی واقعہ کوہ کاف پر گولہ باری کی ۔ مگر روسی فوج نے توپوں اور گولیوں سے کروزر کو بھگا دیا

۹ نومبر لنڈن ۔ ترکوں نے جدہ کے نواح میں تمام روشنیوں کو برباد کر ڈالا ہے ۔

۹ نومبر لنڈن ۔ پیرس ۔ پیٹرو گارڈ کے بلغاری وزیر ایم مجاروف نے ٹیمس کے نامہ نگار سے ملاقات کی اور کہا کہ ترکوں اور بلغاریوں کے درمیان ۔ خصوصاً تھریس میں سے ہوکر عثمانی فوج کے گزر جانے کے بارے میں کوئی معاہدہ نہیں ہے

۹ نومبر لنڈن ۔ جرمنی نے ڈکسیموڈے اور دریائے ایپرس کے جنوب مشرق میں پھر حملے کرنا شروع کردیا ہے ۔ مگر ہر جگہ وہ پسپا ہوتے رہتے ۔ ہم دن کے غروب ہوتے ہوتے ڈکسیموڈے سے لے کر لینز تک تمام نصب پر قابض ہوگئے ۔ تو بھی ہمارا بڑھنا آہستہ آہستہ ہے کیونکہ جرمن حملہ کر رہے ہیں ۔ اور انہوں نے بڑے مضبوط مورچے بنا رکھے ہیں ۔ جس کی وجہ سے جنگ کرنا مشکل ہوگیا ہے ۔ خصوصاً لینز اور روسے کے درمیان ارگون اور ویردوم کے علاقوں میں چند ایک چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوتی رہی تھیں ۔ لارین کی کوئی خبر نہیں ہے ۔ دشمن نے کول ڈے سٹیری پر تازہ حملے کے مگر ہزیمت اٹھائی

۹ نومبر لنڈن ۔ روسہ ۔ آسٹریوں اور جرمنوں نے ۲۰ ہزار رسالہ جمع کیا تھا ۔ جن میں سے نصف تو اب ہلاک ہوگئے ہیں ۔ یا تو کاسکوں کی بے شمار پلٹنوں کے سیلاب سے بہا دیئے گئے ہیں ۔ اور کسی قدر کے پیر اکھڑ گئے ہیں ۔ اور ان کا تعاقب کیا گیا ہے ۔ ان روسی فتوحات سے قیصر اب بڑا جھنجلا رہا ہے ۔

۱۰ نومبر کراچی ۔ ترکی کیساتھ جنگ چھڑ جانیکی وجہ سے بالائی سندھ میں گندم کی بہت مانگ ہے اور برآمد کی کمپنیوں کے ایجنٹ گندم یہاں پر بڑی گراں قیمتوں پر لے رہے ہیں اور ابھی گرانی کی توقع کیجارہی ہے مہاجن اور سوداگر بیشمار گندم کھیتوں میں جمع کر رہے ہیں اس امید پر کہ بعد میں وہ خوب نفع اٹھائینگے دریائے سندھ امسال اچھی سطح پر ہے ۔

اڈیٹوریل نوٹس

تجسم کا دوسرا مقصد گناہ دور کرنا ہے

خداوند مسیح یا کلامِ خدا یا کلمتہ اللہ کے تجسم ہونے کا دوسرا مقصد یہہ تھا کہ وہ دنیا کے گناہ اُٹھا لے جائے۔ "وہ اس لئے ظاہر ہوا تھا کہ گناہوں کو اُٹھا لے جائے۔ اور اُس کی ذات میں گناہ نہیں" (۱ یوحنا ۳: ۵) اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں کسی دقیق تحقیق یا فلسفانہ بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ جیسے اس آیت کے الفاظ صاف اور سادے ہیں ویسے ہی مطلب بھی صاف ہے۔ اس حقیقت کو زیادہ صاف طور پر اور زیادہ تیز روشنی میں سمجھنے کے لئے ایک دم کے واسطے اُس چلاوے کے بکرے پر غور کرنا چاہئے جس کا ذکر احبار ۱۶: ۸ سے ۲۶ تک میں مفصل ہے۔ وہاں حکم ہے کہ "ہارون اپنے دونوں ہاتھ اس جیتے حلوان کے سر پر رکھے اور بنی اسرائیل کی ساری بدکاریوں اور اُن کے سارے گناہوں اور خطاؤں کا اقرار کرکے ان کو اس حلوان کے سر پر دھرے اور کسی شخص کے ہاتھ جو اس کے لئے معین ہو بیابان کو بھجوا دے کہ وہ حلوان اُن کی ساری بدکاریاں اپنے اوپر اُٹھا کے ویرانے میں لے جائیگا (آیات ۲۱ و ۲۲) اس سارے مقام سے روشن ہے کہ گناہ ایک بوجھ ہے۔ جو ایک کے سر سے اُٹھائے جا کر دوسرے کے سر پر رکھا جا سکتا ہے۔ اور وہ شخص بلا تجربہ اور بلا امتیاز اُس کو اُٹھا کر دور لے جا سکتا ہے۔ یہی سادہ مطلب اس کہنے کا ہے کہ "وہ اس لئے ظاہر ہوا کہ" پہلے ساری باتوں میں ہم سا بنے۔ مگر بغیر گناہ کے۔ اور انسانی گناہ کے بوجھ کے نیچے ہو کر اُس کو بھی اُدھر سے اُٹھالے اور دور لیجائے لیکن تاکہ ہم تجسم کے اس مقصد کو اور زیادہ واضح طور سے سمجھ سکیں۔ ذرا اس بات پر غور کریں کہ گناہ اُٹھانے والا جو ظاہر ہوا وہ تھا کون؟ یوحنا کی انجیل سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ جس پر اس وقت یوحنا رسول کی نظر تھی وہ یسوع ناصری شخص مجسم اور حواس خمسہ سے محسوس ہوتا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مثبت ہے کہ یسوع ناصری کی شخصیت میں وہ کسی اور کو دیکھتا تھا۔ جو اس جسم میں مجسم تھا یعنی خدا پر اُس کی نظر تھی۔ یہی معنی یہاں لفظ ظاہر ہوا کے ہیں۔ وہ کلمہ تھا جو مجسم ہوا۔ وہ جسم تو ہے مگر ہے کلمہ۔ اس بات پر بھی غور کرو کہ یوحنا ساتھ ہی اس کے کہتا ہے۔ کہ اُس کی ذات میں گناہ نہیں۔ یعنی یہ وہ شخص ہے جس کی ذات میں مقابل ہیں انسانی ذات کے گناہ نہیں ہے۔ وہی شخص "ظاہر ہوا تا کہ وہ دوسروں کی خطاؤں کو اُن پر سے اُٹھا لے۔ اپنے پر اُٹھا کے لیجائے۔ دور پھینک دے۔ برباد کر ڈالے۔ تاکہ پھر کبھی گناہ کا وجود ہی نہ رہے۔

الفاظ گناہ اور ظاہر ہوا پر تحقیق کرو۔ مسیح کے مجسم ہونے کے عین وقت پر وعدہ کیا گیا تھا کہ "وہ بیٹا جنیگی اور تو اُس کا نام یسوع رکھنا۔ کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دیگا۔" اور جب وہ پیدا ہوگیا تو فرشتوں نے گڈریوں کے روبرو یہ گیت گایا تھا کہ "آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے۔" یعنی مسیح خداوند۔ پس تجسم کا یہ وعدہ تھا کہ ایک شخص مجسم ہوگا۔ جو گناہ اُٹھا لیجائیگا۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے اس کام کی حقیقت کو اور اپنے طرز عمل اور سلوکات اور کلام سے بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ وہ واقعی کلمتہ اللہ اور گناہ سے مبرا ہے۔ اور کہ "میں آیا ہوں کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈوں اور بچاؤں۔" یہ کیسی لاثانی اور مبارک فیض رساں خدمت ہے۔ جو کسی اور سے نہ ہو سکی۔ بلکہ صرف اس کلمتہ اللہ یا پرجاپتی نے کی جو اس برہم میں سے نکلا اور مجسم ہوا اور اپنے آپ کو بلی کر دیا کہ انسان بے گناہ ہو کر غیر فانی ہو جاویں۔ پرجاپتی کی یہ قربانی ایک کشتی ہے یا پل جس کے ذریعہ سے منشیہ کیا اور دیوتا کیا سب کے سب پاک ہو کر اس مات لوک سے گذر کر برہم لوک کو پا چکے ہوں جہاں سے واپس نہیں آتا ہے۔ اور نہ وہاں پاپ ہے اور نہ موت۔

سو دن چور کا ایک دن شاہ کا

یہ مثل آج جرمن کروزر ایمڈن پر جو چند ماہ سے خلیج بنگالہ وغیرہ میں بے چارے تجارتی جہازوں کو غارت کرتا پھرتا تھا کیسی صادق آتی ہے۔ جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہی ایمڈن آج ایک انگریزی جہاز سڈنی کا شکار بن گیا۔ چنانچہ ۱۲ نومبر کی خبر ہے کہ ۹ نومبر کو کروزر ایمڈن کیلنگ (کاکس) جزیرہ میں اس غرض سے پہنچا کہ بحری تار برقی کو کاٹ ڈالے مگر ہمارے اعلیحضرت ملک معظم کا ایک جہاز سڈنی نامی عین وقت پر وہاں پہنچا۔ اور اُس سے مقابلہ کے لئے للکارا۔ ان دونوں میں جنگ چھڑ گئی نتیجہ یہ ہوا کہ ایمڈن ہلاک کر دیا گیا اور فتح کا سہرا سڈنی کے برطانوی جھنڈے پر ممتاز ہوا۔ ایمڈن کا نقصان بے حد ہوا۔ مگر سڈنی کے تین قتل اور پندرہ زخمی ہوئے۔ اسی کے ساتھ ۱۰ نومبر کی

خبر ہے کہ جرمن کروزر کانئسبرگ جرمن ایسٹ افریقہ میں دریائے روفیگا کے دہانہ پاس سے کوئلہ کی کشتیوں کے غرق ہو جانے کے سبب سے قید میں ہے۔ انگریزی کروزر چیتھم نے اس پر گولہ باری کر کے اس کا بھی سخت نقصان کر دیا لیکن چونکہ کنارہ پر بہت سے کھجور کے درخت تھے۔ اس لئے اس کے نقصان کا اندازہ نہ ہو سکا اب بحر ہند اور بحر الکاہل جرمن کروزروں سے بالکل محفوظ اور مامون ہے۔ شکر ہے اس خدائے عزوجل کا کہ برطانیہ عظمٰی کا ایک سخت دشمن جہاز غرقاب ہو گیا خدا ہمارے شہنشاہ کو فتح کامل بخشے۔۔

راولپنڈی میں ایک جرمن جاسوس کی گرفتاری

مسٹر جمیل الدین مبشر انجیل

راولپنڈی سے لکھتے ہیں کہ ، نومبر ١٩١٤ء کو مسٹر بھجن خلیل گنڈا مل کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر راولپنڈی اپنے دفتر سے تھوڑی دیر کے لئے کہیں باہر گئے جب واپس آئے تو ایک یورپین شخص کو اپنی ٹائپ رائٹر مشین کی دیکھ بھال میں مصروف پایا۔ مسٹر مذکور نے اس سے اپنے دفتر میں مداخلت بے جا کا سبب پوچھا۔ وہ چکرایا اور چند ایک وجوہات بتلائے جو یکے بعد دیگر بغو اور جھوٹے ثابت ہوتے گئے۔ مسٹر موصوف کے خیال میں آیا کہ یہ شخص انگریز نہیں۔ ضرور کوئی جرمن جاسوس ہے۔ جب جرمن جاسوس نے معلوم کیا کہ راز فاش ہوا چاہتا ہے تو جھٹ حواس باختہ ہو کر بائیسکل پر سوار ہو جا وہ جا فرار ہوا۔ مسٹر خلیل نے ایک مسلمان نوکر کو اس کے تعاقب کے لئے حکم دیا۔ نوکر جاسوس کے دھمکانے سے ڈر کر واپس آیا پھر کیا تھا یہ بہادر نوجوان خود بائیسکل پر سوار ہو کر تھوڑی دیر میں مردانہ للکار کے ساتھ جاسوس کے دست گریبان ہوا۔ جاسوس نے چاہا کہ اپنے ہاتھ اپنی پاکٹ میں لے جاوے۔ لیکن اس چابکدست نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں لے کے وہیں ساکت کر لئے اتنے میں ہیڈ کلرک صاحب اور دوسری امداد پہونچ گئی۔ تلاشی لی گئی۔ جرمن جاسوس کے کوٹ کی دونوں پاکٹوں میں ایک ایک پستول کارتوسوں سے پُر اور چند ایک کاغذ اور متفرق مقامات کے نقشے برآمد ہوئے۔ کہتے ہیں ایک جرار فوج کی کارکردگی سے ایک جاسوس کی گرفتاری بڑی کارگر ہے۔ کیوں نہ ہو ؎

میان دو کس جنگ چوں آتش است
سخن چین بدبخت ہیزم کش است

ہم جناب پادری گنڈا مل صاحب کو مبارکبادی دیتے ہیں کہ آپ کے فرزند ارجمند نے بڑی جانبازی کا کام کیا۔ ہاں خدا کا شکر ہو کہ اس نے مسٹر خلیل بھجن کو موذی جاسوس کی پستول کی وار سے بچایا۔ مسٹر خلیل شاباش تو نے دشمن تاج برطانیہ کو جاسوسی کا مزا چکھایا۔ ناظرین جاسوس کا حشر وہی ہوگا جیسا کہا گیا ؎

شر انگیز مردم سوئے شر رود
کہ کژدم کہ در خانہ کمتر رود

کانٹی نینٹل مشنز ریلیف فنڈ

چند یوم کا عرصہ ہوا کہ ہم نے ان مشنوں کے لئے امدادی فنڈ کی اطلاع اور درخواست منجانب کانٹی نینٹل مشنز ریلیف فنڈ کے سکرٹری نے شایع کی تھی جو براعظم یورپ سے اکثر ہندوستان میں بشارت انجیل کا کام کر رہی تھیں۔ لیکن اب بوجہ جنگ یورپ وہاں سے روپیہ آنا بند ہو گیا۔ اور ان کے کام میں اس سبب سے بڑی روک اور مشکلات پیدا ہو گئی ہیں اسی درخواست کے متعلق اور نیز ان درخواستوں کے متعلق جو مشن فنڈ کی طرف سے ہندوستان بھر کے مشنری صاحبان کے پاس بھیجی گئی تھیں۔ اس کے سکرٹری صاحبان یہ رپورٹ دیتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ :۔

قریب ایک ہزار روپیہ کے کانجی ورم کے پادری جے ایچ مکلین صاحب ایم۔ اے کے پاس جو مدراس کی ریلیف فنڈ کے آنریری خزانچی ہیں پہنچ گیا ہے۔ اور ہزار روپیہ سے زیادہ میرے پاس آ گیا ہے۔ اور ایک رقم رانچی میں چھوٹا ناگپور کے بشپ صاحب پاس جو بہار اور اڑیسہ کے فنڈ کے آنریری خزانچی ہیں پہونچ گئی ہے اور یہ پیش بینی کی جاتی ہے کہ جو ایک خاصی رقم بطور عطیات کے وصول ہو گئی ہے وہ غالباً ماہواری چندہ ہے۔ اس تمام امداد کے لئے جو اس وقت تک دی گئی ہے اگزیکٹو کمیٹی اس کے لئے شکریہ ادا کرتی ہے۔ اگر گورنمنٹ آف انڈیا اور لوکل گورنمنٹیں جرمن مشنریوں کو ان کے اپنے اپنے مشن سٹیشنوں میں کام کرتے رہنے کی اجازت دینے میں کوئی وجہ رکاوٹ کی نہ دیکھیں اور کانٹی نینٹل مشنوں کے ہندوستانی کارندوں کی اس وقت کیوقت امداد ہوئی تو ان کی ضروریات کے لئے فنڈ بہت بڑھ جائیگا عطیات مذکورہ بالا آنریری خزانچیوں کے یا میرے پاس بھیجے جانے چاہئیں

سینٹ پالس کالج ٢٥ امہرسٹ سٹریٹ کلکتہ۔

ڈبلیو اے۔ ایس ہانڈ آنریری خزانچی۔



مسیح موسیٰ سا نبی تھا

جو باتیں خداوند مسیح نے اپنی زبان مبارک سے فرمائیں۔ وہ سب الہام سے تھیں۔ لیکن اس کے برعکس جو اکثر عوام الناس کہتے ہیں کہ مسیح کو الہام نہیں ہوا وہ غلط کہتے ہیں۔ خداوند مسیح کو واقعی الہام ہوا اور ایسا الہام ہوا کہ جیسا موسےٰ کو ہوتا تھا جو باتیں مسیح نے فرمائیں وہ اس کی اپنی نہ تھیں مگر خدا کی تھیں اور اس نے مسیح کے منہ میں ڈالیں توریت میں صاف صاف بیان کر دیا گیا تھا کہ مسیح ویسا ہی کلام کریگا جیسا کہ موسےٰ کلام کیا کرتا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ "خداوند تمہارا خدا مجھ سا ایک نبی برپا کرے گا۔ اس کی تم سنیو"۔ اس مقام میں "میری مانند" کے الفاظ دو مرتبہ آئے ہیں۔ اور تمام سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مانند ہونا زبانی الہام میں ہے۔ نہ کہ کسی اور بات میں۔ خدا نے موسےٰ سے کہا تھا کہ "میں تیری بات کے ساتھ ہونگا (عبرانی میں ہے میں تیرے منہ کے ساتھ ہونگا) اور تجھ کو سکھاؤنگا جو کچھ تو کہیگا"۔ اور پھر ہارون کی بابت بھی کہتا ہے کہ "اور تو اسے کہیگا اور اس کو بتائیگا اور میں تیری اور اس کی بات کے ساتھ ہونگا۔ اور جو کچھ تم کروگے تم کو بتاؤنگا۔ اور پھر وہ وہی تیری زبان کی جگہ ہوگا اور تو اس کے لئے خدا کی جگہ ہوگا"۔ پس مسیح نے جو نبی یا رسول تھا۔ موسےٰ کی مانند الہام ہی کے ذریعہ سے کلام کیا۔ ہر ایک بات جو وہ بولتا تھا وہ خدا نے مسیح کے منہ میں اور زبان پر رکھی۔ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا تھا۔ اسی لئے خداوند مسیح نے یہودیوں سے کلام کرتے ہوئے یہ کہہ کر یقین دلایا کہ "میں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں کہا۔ بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اسی نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ کیا کہوں اور کیا بولوں اور میں جانتا ہوں کہ اس کا حکم ہمیشہ کی زندگی ہے۔ پس جو کچھ میں کہتا ہوں جس طرح باپ نے مجھ سے فرمایا ہے اسی طرح کہتا ہوں"۔ (یوحنا ۱۲: ۴۹ و ۵۰) اور پھر فرمایا "اور جو باتیں تو نے مجھے دیں وہ میں نے ان کو دیں اور انہوں نے اس کو قبول کیا"۔ (یوحنا ۱۷: ۸) پھر لکھا ہے کہ یسوع نے ان سے کہا "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ کر نہیں کر سکتا سوا اس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے"۔ (یوحنا ۵: ۱۹) پس چونکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کو عالم بالا سے براہ راست ہدایت اور مدد ملا کرتی تھی۔ اس لئے وہ موسےٰ کی مثل نبی تھا۔ ہر ایک بات جو اس کے منہ میں ڈالی گئی تھی۔ بلکہ وہ خود خدا کا منہ تھا اور خدا ہونے کی حیثیت میں مثل موسےٰ کے وہ تمام باتیں اس نے اپنے رسولوں کو بتائیں مثل ہارون کے۔ پس کیا ہم یہ کہنے کے مجاز ہو سکتے ہیں کہ انجیل نویسوں اور خطوط نویسوں کو الٰہی ہدایت نہ ملی تھی؟ اور وہ اپنے کام کے مناسب اور مطابق تیار نہ کئے گئے تھے؟ اور آیا میں اپنے کام کرنے کے خواص پائے نہ جاتے تھے؟ اور اس لئے ان کلام میں ذاتی سچائی اور الٰہی اختیار موجود نہیں ہے؟ بالضرور ان امور پر منفی جواب بالکل موزوں اور صادق ہے۔ آج اور جو لوگ کہتے ہیں کہ مسیح کو الہام نہیں ہوا غلط کہتے ہیں۔ فی الحقیقت اس امر میں موسیٰ سا نبی تھے جس سے خداوند نے موسےٰ کی مثل آمنے سامنے آشنائی کی بلکہ اس سے بڑھکر یہ جیسا کہ مسیح نے فرمایا ہے کہ "باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے"۔

عورتوں کی پولیس

جو جدوجہد مستورات یورپ میں اس امر میں کر رہی ہیں کہ ہم کو بھی دہی کام اور حقوق ملیں جو مردوں کو حاصل ہیں اور اس کوشش کے متعلق جو جو بحثیں اور جوش و خروش اور غیظ و غضب انہوں نے گذشتہ چند ماہ کے اندر بلکہ چند برسوں سے دکھایا ہوا تھا وہ کسی سے بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ یہ شورش جنگ کی وجہ سے آناً فاناً معدوم ہو گئی ان میں سے ایک مطالبہ ان کا یہ بھی تھا کہ مستورات کو پولیس میں بھی بھرتی کیا جائے اور وہ بھی مردوں کی طرح پولیس مین نہیں اور کام کریں۔ چنانچہ اخبار انگلش وومین میں کسی مسز الیف ڈبلیو کیمبل نے ایک پڑھتے ہوئے مضمون میں اس بات کی بڑے زور سے حمایت کی ہو کہ پولیس مین کے کام میں پولیس وومن کا بھی بالضرور اضافہ ہونا چاہئے۔ اس کی اشد ضرورت ہے۔ مسز موصوفہ بیان کرتی ہیں کہ انسداد جرائم کے لئے اور بالخصوص بازاروں اور کوچوں میں جو جو حملے اور بے عزتیاں مستورات اور لڑکیوں پر کئے جاتے ہیں ان کے انسداد اور صنف نازک کی حفاظت کی خاطر اگر مستورات کا ایک دستہ پولیس ضرور تیار کرنا چاہئے۔ وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ جن ممالک میں زنانہ پولیس کا استعمال ہو رہا ہے وہاں ثابت ہو گیا ہے کہ جرائم کے روکنے کے بارے میں زنانہ پولیس کی کس قدر اشد ضرورت ہے اور کہ ایسی ضرورتوں کو زیر نظر رکھ کر عورتیں دھڑا دھڑ پولیس میں بھرتی کیجا رہی ہیں۔

ہماری دانست میں یہ کام یورپ کے حسب حال اور موزوں ہو تو ہو مگر ہندوستان کے تو بالکل خلاف تہذیب اور خلاف طبیعت اور اخلاق سے ہم ہندوستانیوں کو کبھی اس قسم کا خواب بھی آنا ممکن نہیں ہے۔

اکسفورڈ مشن کے دو نئے کالج عیسائیوں کے لئے

ہمعصر مسیحی تجلی رقمطراز ہے۔

یورپ اور امریکہ کے عیسائی ہندوستان کے لوگوں کے عموماً اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے خصوصاً جو نیک اور مفید کام کر رہے ہیں۔ اس کا کافی شکریہ ادا کرنا ناممکن ہے۔ مشن کالج اور سکول ہر بڑے شہر اور قصبہ میں ہیں۔ مگر ایسا کالج کہیں بھی نہیں جو خاص ہندوستانی عیسائیوں کی تعلیم کے لئے وقف ہو۔ اس لئے یہ بڑی شکر آمیز مسرت پیدا ہوتی ہے کہ اکسفورڈ مشن کلکتہ نے ڈھاکہ کی نئی یونیورسٹی کے متعلق دو کالج ہندوستانی مسیحی لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے کھولنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ گورنمنٹ گزٹ کلکتہ میں چند ہفتے ہوئے اس کا اعلان بھی ہو گیا ہے۔ یہ ریذیڈنشل یعنی بورڈنگ والے کالج ہیں جہاں طلباء استادوں کے ساتھ رات دن اکٹھے رہیں گے۔ ان کے نیک نمونہ کا لڑکوں پر بہت اثر ہوگا۔ یہ دونوں کالج انگلستان کے کالجوں کی مانند ہونگے۔ لڑکوں کے کالج میں سو ہندوستانی طلباء کے رہنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ پروفیسروں کی رہائش کا بندوبست اس کے علاوہ ہے۔ لڑکیوں کے کالج میں استانیوں کے علاوہ تیس بورڈروں کے رہنے کا انتظام ہے۔ لڑکوں کے کالج پر سوا لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ اس میں پچھتر ہزار روپیہ گورنمنٹ سے مانگا گیا ہے۔ سالانہ خرچ کا اوسط ساڑھے سولہ ہزار ہے۔ پانچ ہزار روپیہ گورنمنٹ دے گی۔ لڑکیوں کے کالج پر ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ ہوگا سالانہ خرچ نو ہزار سات سو روپیہ ہے۔ ساڑھے چار ہزار روپیہ گورنمنٹ دے گی۔ ان دو کالجوں سے واقعی بہت فائدہ پہنچیگا۔ کاش یہ دہلی ایسے مرکزی مقام میں ہوتے۔ جہاں سب ہندوستان کے مسیحی لڑکے لڑکیاں باسانی تعلیم کا فیض حاصل کر سکتے۔ ریذیڈنشل کالجوں کا مقصد طلباء کی اخلاقی فطرت علاوہ اور اعلیٰ بنانا ہے۔ اور یقیناً ان دونوں تعلیم گاہوں سے یہ مبارک مقصد برآمد ہوگا۔

انگریزوں کا سلوک جرمنوں سے اور جرمن کا انگریزوں سے۔

جن دنوں میں سویڈن اور ڈنمارک کے درمیان جنگ ہو رہی تھی اور اس میں اہل ڈنمارک ظفریاب ہوئے تھے تو اسی اثنا میں فلنسبرگ کا ایک شہ زور اور قوی ہیکل شہری زخمی ہو گیا تھا۔ پیشتر اس کے کہ وہ اپنے زخموں کی مرہم پٹی کروائے وہ ایک چوبی بوتل میں سے شراب پی کر اپنے آپ کو تر و تازہ کر رہا تھا۔ مگر اسی حالت میں ایک زخمی سویڈن کے سپاہی نے بڑی عاجزی اور فروتنی سے اس کو مدد کے لئے پکارا۔ تو ڈنمارک کے زخمی شخص نے اس زخمی سویڈن کے باشندے کے پاس دو زانوں ہو کر وہ بوتل اس کے منہ میں ڈال دی۔ مگر اس کا بدلا اس فریبی شخص نے یہ دیا کہ اس نے ایک پستول داغ دی۔ تب تو وہ فلنسبرگ کا زخمی بول اٹھا۔ اے بدذات! میں نے تو تیرے ساتھ دوستانہ سلوک کیا تھا اور تو نے بالعوض اس کے مجھے مار ڈالنے کی کوشش کی اب میں تجھے یہ سزا دیتا ہوں کہ میں تو تجھے پوری بوتل دینے کو تھا۔ مگر اب آدھی دونگا۔ یہ کہکر اس نے وہ آدھی بوتل جو اس سے بچ رہی تھی خود پی لی۔ اور آدھی اس سویڈنی زخمی کو دے دی۔ اسی قسم کا ایک واقعہ موجودہ یورپین جنگ کا بھی معرض ظہور میں آیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک انگریز ایک زخمی جرمن کو پانی دے رہا تھا۔ یہ دیکھ کر دوسرے جرمن نے اس انگریز کو گولی کا نشانہ بنایا۔

سلف سپورٹ اور لکھنؤ کی ڈسٹرکٹ میٹنگ

امسال جیسا کوکب ہند کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے لکھنؤ میں میتھوڈسٹ مشن کی ڈسٹرکٹ میٹنگ بڑی کامیابی اور خوش اسلوبی سے منعقد اور جاری اور ختم ہوئی۔ امید ہے کہ اس سے روحانی فائدہ بہتر نکر ہوا ہوگا۔ لیکن جس بات کی بابت اس میں خاص دلچسپی اور شغف جاری کیا گیا۔ وہ سلف سپورٹ کا مسئلہ تھا۔ جہاں تک ہمیں کوکب کے ذریعہ سے واقفیت ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے جلسوں میں اسباب پر بحث مباحثہ کیا۔ اور زور دیا گیا ہے کہ کس طرح ہندوستانی کلیسیا اپنے کلیسیائی انتظام میں اور اس انتظام کو قائم رکھنے کے لئے روپیہ پیسہ کے بارے میں سلف سپورٹ اور ذمہ وار ہو۔ ہماری دانست میں جس قدر باتیں اس پر ہوئیں اور جو انتظام اس بارے میں ہوا وہ بہت اچھا ہے۔ ہندوستانی کلیسیا کی بیداری کے نشانات ہیں۔ عنقریب ہر مشن میں ہندوستانی کلیسیاؤں کی طرف سے کسی نہ کسی کیفیت میں کام ہو رہا ہے۔ اور کم و بیش سلف سپورٹ کی صورت نظر آ رہی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں کی طرف سے بہت سا روپیہ کس طرح فراہم ہو۔ جبکہ وہ خود اپنے طرز معاش اور ذرائع معاش میں سلف سپورٹ نہیں۔ ہندوستانی مسیحیوں کا عامۃ الناس عموماً غیر ممالک کا دست نگر ہے۔ جس قدر مسیحی مشنوں کے ملازم ہیں۔ وہ ایسی حالت میں ہیں کہ ان کی آمدنی سے خرچ بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ بہت سا روپیہ دینے کے ہرگز





قابل نہیں۔ جب خود وہ ہی ایسی حالت میں ہیں کہ گنگنی روٹی اور پتلا شوربہ بمشکل میسر ہوتا ہو تو بھلا وہ اوروں کو کس طرح روپیہ دے سکینگے۔ جب مسیحیوں میں بہت سے دوکاندار۔ سوداگر۔ دستکار۔ کاشتکار نہوں۔ اخباروں۔ اور ماہواری رسالوں کے مالک اور ایڈیٹر مصنف نہوں۔ جب تک مسیحیوں میں بہت سے سرکاری ملازمتوں میں نہوں، وغیرہ وغیرہ تب تک ہندوستانی مسیحیوں کی طرف سے روپیہ کی کثرت تحصیل محال بلکہ ناممکن ہے۔ اگر ہندوستان کے مسیحی واقعی سلف سپورٹ ہونا چاہیں اور یورپ و امریکہ کے مہربان مشنری صاحبان اُن کو واقعی سلف سپورٹ بنانا چاہیں تو ہماری دانست میں وہ دنیاوی مالی حالت میں ہندوستانی مسیحیوں کو لانے کی اشد ساعی ہوں۔ اور ایسے وسایل بہم پہنچائیں اور ایسی تجاویز پیش کریں جن سے دنیاوی مالی حالت میں ہندوستانی مسیحی غیرمسیحی ہندوستانیوں کے دوش بدوش ہو جاویں۔ ہندو مسلمان اپنے دینی و دنیاوی امور میں کیوں سلف سپورٹ ہیں؟ یہ ایک ایسا ضروری اور غور طلب سوال ہے جس کے جواب پر ہندوستانی مسیحیوں کے سلف سپورٹ ہونے کا دارومدار ہے اگر ہم چاہیں کہ ان کی مثل دینی اور دنیاوی امور میں سلف سپورٹ ہوں اور غیر ممالک کے مہربانوں کے دست نگر نہوں اور اپنی ذمہ داری کو خود اٹھاویں تو لازم ہے کہ ہم دنیاوی امور میں ان کی حالت کے مثل اور برابر ہوں۔ تب ہم اپنا دینی سدھار اور انتظام خود کر سکیں گے۔ لوگ دل کھولکر روپیہ دینگے۔ جب تک یہ نہوگا تب تک یہی رہیگا کہ روپیہ تو آوے ولایت سے اور ٹھینگا دکھاویں ہم۔ اس سلف سپورٹ کے کام میں کل جی جان اور دل سے ہر فرد کو شامل ہونا اور عمل کرنا چاہئے۔ اور پہلے سبب کو دور کرنا چاہئے تب اثر خودبخود دور ہو جائیگا

سلف سپورٹ ہونے کے لئے مفید مشورے

اور ہم ذکر کر چکے ہیں کہ ہندوستانی مسیحی کلیسیاؤں کے سلف سپورٹ نہ ہونے کی خاص وجہ یہ ہے کہ اُس کے ممبران خود سلف سپورٹ نہیں ہیں۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ جب کسی شے کے اجزاء ترکیبی کمزور ہیں تو ان سے جو مرکب شے تیار ہوگی وہ بھی کمزور اور ناقص ہوگی۔ یا جس گروہ یا مجلس کے افراد کمزور ہیں وہ گروہ یا مجلس بھی کمزور اور ناقص ہوگی۔ یہی صورت مسیحی گروہ کی ہے کہ اس کے افراد روپیہ پیسے کے معاملہ میں کمزور کیا بہت ہی کمزور بلکہ بالکل نادار ہیں۔ اگر وہ کلیسیا میں کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو جھٹ روپیہ کا سوال آکر ان کو اس کام سے باز رکھتا ہے پس جہاں تک ہو سکے کلیسیا کے افراد کو سلف سپورٹ کرو۔ کلیسیا خودبخود سلف سپورٹ ہو جائے گی۔

کلیسیا کے افراد کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ کلیسیا کے سربرآوردہ لوگ کلیسیا کے ہونہار تعلیم یافتہ نوجوانوں کو سرکاری ملازمت میں دھڑا دھڑ داخل کروائیں۔ اور ان کو ہمیشہ نصیحت کرتے رہیں کہ نہایت دیانتداری اور حلیمی اور محنت سے محکموں میں کام کریں۔ دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ درزی اور جلدی اور کفش دوزی وغیرہ کے پیشہ جن کی روزمرہ اور ہر شخص کو ضرورت رہتی ہے۔ بڑی عمدگی سے سکھائے جاویں اور ایسے کاریگر ایمانداری اور نیک نیتی سے اپنے کام کو چلا دیں۔ مسیحی لوگ دیگر اقوام کے ایسے کاریگروں کو چھوڑ کر اپنے ہی کاریگروں سے کام کروائیں۔ یہ قومی ہمدردی اور امداد ہے۔ جو لوگ دوکان کر سکتے ہیں۔ ان میں سے کوئی آٹا ۔ دال کی دوکان کرے۔ کوئی کپڑے کی دوکان کرے۔ کوئی حلوائی کی۔ کوئی لکڑی اور کوئلہ کی وغیرہ وغیرہ اور سب کے سب مسیحی اور مشن کے کارندے اور مشنری صاحبان اور مشنری لیڈیاں سب ایک دل اور ایک من ہو کر انہیں سے سودا لیں۔ ذرا ہندو مسلمانوں کی طرف دیکھو جہاں مسلمانوں کی دوکانیں ہیں وہاں کوئی مسلمان ہندوؤں کی دوکان سے سودا نہیں لیتا۔ ہاں وہی سودا ہندوؤں کی دوکانوں سے لیتے ہیں جو ان کو مسلمانوں کی دوکانوں میں سے نہیں ملتا۔ اسی طرح وہ اپنے ہی ہم مذہب ڈاکٹروں اور حکیموں سے بیماری کے وقت علاج کرواتے اور ادویات مول لیتے ہیں۔ الغرض ایسا ہی کرنے سے چند برسوں میں ہندوستانی کلیسیا سلف سپورٹ اور ہندوستانی مسیحی قوم بنجائے گی۔ مناسب ہے کہ ہر ایک شہر کے مسیحی اس تجویز پر اتفاق کر کے انتظام کریں۔ ہر امر میں تجربہ ضروری ہے۔ اپنے اپنے ذاتی تفرقہ اور فکر رنجیوں کو چھوڑ کر مذکورہ بالا تجویز پر عمل کر کے دیکھو۔ مگر ہر بات میں اتفاق اور باہمی میل محبت کی اشد ضرورت ہے۔

مثال کے طور پر ہم سب سے پہلے لودیانہ کی کلیسیا کے افراد کو اینجانب ترغیب دیتے ہیں۔ اور پھر لاہور اور امرتسر جیسے بڑے بڑے شہروں کی کلیسیاؤں کو اس طرف رجوع دلاتے ہیں۔ مگر یاد رکھنا اس امر میں ہندوستانی اور یورپین ہر دو مسیحیوں کو شامل ہونا لازمی ہے۔ پھر اگر چند برسوں میں کلیسیائیں سلف سپورٹ نہ ہو جائیں تو کہنا اور کیونکہ جبکہ ہندو مسلمانوں کی زندہ مثالیں ہمارے

سامنے موجود ہیں۔ کیا وجہ کہ وہ تو ایسے کام کر کے اپنے مقاصد حاصل کرتے ہیں اور ہم مسیحی ایسا کرنے سے اپنے مقاصد پا نہیں سکتے؟

جذامیوں کے لئے مشن

جس طرح انجیل کی بشارت کے لئے جگہ جگہ مشنیں تیار ہو کر جاتی ہیں اور کام کرتی ہیں۔ اسی طرح جذامیوں کے لئے بھی ایک مشن قائم ہے۔ یہ مشن سنہ ۱۸۷۴ء میں قائم ہوئی ہے۔ اس مشن کی مربی اور سرپرست ڈوفرن اور ایوا کی ڈواگر مارکیونس ہے۔ پریذیڈنٹ آرلینڈ کے ہز گریس دی لارڈ پریمیٹ ہیں۔ ۹ وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ ہندوستان برہما چین۔ جاپان اور سماٹرا میں پچاس جذام خانہ اور ۵ اگر ایسے بچوں کے لئے مقرر ہیں جو کوڑھی والدین سے پیدا ہوئے۔ مگر اُن میں جذام کا کوئی نشان نہیں ہے۔ یہ مشن ۳۰ اور سٹیشنوں کو روپیہ اور تعلیم سے امداد کرتی ہیں۔ اس مشن کے متعلقہ ۷۸ سٹیشنوں میں ۴۰۰۰ جذامی اور اُن کے بچے پرورش پا رہے ہیں۔ مذکورہ بالا تعداد میں سے ۲۷۰۰ جذامی جسمانی اور روحانی طور پر بالکل اس مشن سے پرورش کئے جا رہے ہیں۔ ۵۰۰ بے داغ بچے سوسائٹی کے یا سوسائٹی کے متعلقہ مکانوں میں تعلیم اور پرورش پا رہے ہیں کل میں سے ۳۵۰ جذامی مسیحیوں کے زیر اثر ہیں ۲۷ متفرق سوسائٹیوں کے مشنری جو برطانیہ عظمیٰ کناڈا صوبجات متحدہ امریکہ اور یورپ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے مقرریوں نے والنٹری طور پر اس کام میں حصہ لے رکھا ہے۔

کس طرح ہر ایک مسیحی مشنری بن سکتا ہے؟

یہ ایک نہایت ضروری سوال ہے جو ہر ایک مسیحی اپنے آپ سے کر سکتا ہے۔ کیونکہ ہندوستان کو مسیحی بنانے کی ذمہ داری ہندوستانیوں پر زیادہ ہے۔ ہمارے ارد گرد کے حالات اور واقعات جو ظہور میں آتے رہتے ہیں ہم کو ہر قسم کا ضروری سبق حسب موقعہ دیتے رہتے ہیں۔ یورپ میں جو جنگ ہو رہی ہے وہ ہم کو حب الوطنی کا سبق دے رہی ہے کہ اپنے ملک اور وطن کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دینا لازمی ہے۔ جو شخص حب الوطنی کی قربانگاہ پر اپنی جان گذرانتا ہے یا گذرانا چاہتا ہے۔ وہ کسی نہج سے "خودکشی" یا "خون کرنا" نہیں کہلا سکتا۔ اس ہی طریق کی روشنی میں آؤ ذرا ہم اس عالمگیر حب الوطنی کی اس صورت کا معائنہ یا مشاہدہ کریں جس کو عام طور "پر مشن" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں "مشن" بنی نوع انسان کی اعلےٰ ترین بہبودی کی خاطر مصمم ارادہ اور خلوص محبت سے اپنے آپ کو تصدق اور نثار کر دینا ہے۔ وہ مشنری کے معزز لقب سے ملقب ہونے کا مستحق ہو۔ اس عالمگیر حب الوطنی کی خاطر اپنے آپ کو اس طرح قربان کر دینا واقعی قومی فوج میں سپاہیانہ طرز عمل ہے۔ جب کوئی اپنا نام بنی آدم کا خادم بننے کے لئے اسی سلسلہ میں لکھاتا ہے اور اس کام کو اپنے اوپر لے لیتا ہے تو اس وقت وہ شخص انسانی دلوں کی اعلےٰ ترین عقل اور تمیز کا مطیع اور فرمانبردار ہوتا ہے جو اپنے وطن کی محبت اور اس کی روحانی بہبودی کی خاطر اپنے آپ کو مخصوص کر دیتا اور ویسا ہی عمل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ مسیحی مشنری کی روح جو کسی مسیحی کے اندر پھونک دیجاتی ہے۔ وہ اس کی اعلےٰ اور افضل ترین حلالی اور وفاداری ہے۔ جو مسیح کی خاطر اپنے سینہ میں رکھتا اور ظاہر کرتا ہے۔ اور نہ صرف مسیح کی خاطر بلکہ تمام دنیا کی خاطر جس کے لئے مسیح موا۔ اور جو شخص موجودہ جنگ یورپ سے سچی مسیحی عالمگیر حب الوطنی سیکھتا اور ویسا ہی عمل کرتا ہے سو وہ فی الحقیقت سچا مسیحی مشنری ہے۔

انجیر کے درخت کو لعنت دینے کا معجزہ

جس کا ذکر مرقس ۱۱: ۱۲ سے ۱۴ تک ہے۔ ہمارے خداوند کی زمینی زندگی کے آخری ہفتہ میں واقعہ ہوا اور عید فسح سے دوسرے دن ان آخری ایام میں ہمارے خداوند کا ہر ایک لفظ اور ہر ایک حرکت نہایت سنجیدہ اور پر معنی اور پُر استعارہ تھی۔ تمام اُس وقت کے موجودہ حالات معنی خیز تھے۔ اور ہر ایک چھوٹے سے چھوٹا واقعہ بھی جو اس وقت ظہور میں آیا عالمگیر قانون کی شرح اور بیان تھا۔

ان ایام میں یہودیوں کی کورچشمی اور بے پرواہی اور ان امور کے سبب سے اُن کی آئندہ پاداش۔ ایسی باتیں تھیں جو مسیح خداوند کے فکر و خوض کا مرجع اور خاص مضامین تھیں۔ ممکن ہو کہ ان امور پر خیال اور افسوس کرتے کرتے اُس کی بھوک بھی جاتی رہی۔ اور دوسری صبح بیت عنیا سے روانہ ہونے سے پیشتر اسی غم میں ہو کر اس نے کھانا بھی نہ کھایا۔ اور جب وہ اپنی راہ چلا جا رہا تھا تو اس کو اس دن کے کام نظر آئے اور ان کی فکر نے بھی اُس کو آ دبایا۔ اور اس وقت بھوک معلوم ہوئی اور کھانے کی ضرورت پڑی۔

اسی اثنا میں اتفاقاً سڑک کے کنارے ایک

انجیر کا درخت نظر آیا۔ جو ملک کنعان میں عام ہوتا ہے۔ اور آخری گلابی سردی کے موسم میں پتوں سے ہرا بھرا ہوا کرتا اور ابتدائے موسم بہار میں اُس پر پھل لگتے اور پک جایا کرتے ہیں۔ فلسطین میں تین قسم کے انجیر کے درخت ہوا کرتے ہیں۔ یعنی پہلے وہ انجیر جو ماہ مارچ میں پھوٹتے پھلتے اور جون میں اُن کا پھل پک جایا کرتا ہے۔ دوسری قسم کے وہ درخت انجیر کے جو جون میں پھل لاتے اور اگست میں اُن کے پھل پک جاتے ہیں۔ تیسرے قسم کے وہ جن جن میں ابتدائے موسم بہار میں پتوں اور پھولوں کے ساتھ ہی بار آور ہو جاتے ہیں۔ اسی قسم کا یہ درخت تھا جو مرقس کی انجیل میں مذکور ہوا ہے۔ پس مسیح اس درخت کے پاس گیا تاکہ پھل توڑ کر کھائے۔ اور اپنی بھوک دور کرے۔ مگر اُس میں کوئی پھل اُس نے نہ پایا اور اُس کو لعنت دی کہ کبھی تجھ میں پھل نہ لگے۔

مسیح خداوند کا یہ طرزِ عمل خاص تھا۔ یہی ایک مثال مسیح کی ساری زمینی زندگی میں اس کی طریق تعلیم کی ہے۔ جس میں اُس نے ایک کام عملاً کر کے مقصود تعلیم دی۔ پُرانے عہدنامے میں یہ طریق تعلیم عام تھا کہ انبیا ہمیشہ کوئی ڈرامائی عمل یا فعل کر کے تعلیم دیا کرتے تھے۔ مسیح کا یہ طرزِ عمل اُس وقت کے لئے نہایت موزوں اور اس مقصد اور ارادہ کے نہایت ہی حسب حال تھا۔ جو اس وقت اُس کے پیش نظر تھا۔ شاگرد مسیح کے اس عمل سے بڑے متاثر ہوئے اور اُنہوں نے سطحی معنوں کے علاوہ اس کے عمیق تر معنی اور مطلب کو فوراً معلوم کر لیا یہ مسیح کی ایک عملی تمثیل ہے اور اس کا عموماً مطلب بھی ہے جو اس تمثیل کا ہے جس کا ذکر لوقا ۱۳: ۶ سے ۹ تک میں ہے کہ کسی کے انگوری باغ میں ایک انجیر کا درخت لگا ہوا تھا۔

قوم یہود کو پرانے عہدنامہ میں اکثر انجیر سے مشابہ کیا گیا ہے۔ دیکھو ہوسیع ۹: ۱۰۔ یرمیاہ ۲۴: ۲۔۳۔ اس واقعہ میں انجیر کے درخت کے درمیان جس میں بہت سے نمائشی اور دکھاوے کے پتے ہی پتے تھے۔ مگر درخت در اصل سخت اور اُس میں رس کی استعداد کمی تھی کہ پھل اُس میں آہی نہ سکا۔ اور وہ ہرا بھرا تو تھا مگر بے ثمر اور یہودی مذہبی عہدے والوں کے درمیان ایک نہایت ہی کامل اور معنی خیز مشابہت پائی جاتی تھی جو اپنی مذہبی فوقیت اور فضیلت کے تکبر اور غرور میں مست تھے اور پھر بھی انصاف اور محبت اور رحم سے بالکل بے بہرہ اور خدا کے ساتھ حلیمی سے چلنے کے بالکل ناقابل تھے۔ یہودی قوم بے ثمر پتوں سے بھرا ہوا انجیر کا درخت تھی رکھتی تو بہت کچھ تھی۔ مگر کرتی بہت کم تھی۔ خدا کی عبادت اور خدمت تو بہت کرتی تھی۔ مگر بادہ الفت سے بالکل کوری تھی۔ یہ قوم فخر کرتی تھی اور کہتی تھی کہ "میں اندھوں کا رہنما اور اندھیرے میں پڑے ہوؤں کے روشنی اور نادانوں کا تربیت کرنے والا اور بچوں کا اُستاد ہوں اور علم اور حق کا جو نمونہ شریعت میں ہے وہ میرے پاس ہے" (رومی ۲: ۱۹۔۲۰) مگر عمل کرتے ہوئے اور ناامید انسانوں کی نہایت ہی ضروری باتوں اور روحانی اور اخلاقی ضروریات کے مہیا کرنے سے بالکل خالی اور عاری تھی۔ بھوکی دنیا جو سچے مذہب کے پھلوں کی آرزومند اور طلبگار تھی۔ اُس کی اس بھوک کو دور کرنے کے بالکل ناقابل تھی۔

سب سے زیادہ سخت اور بھیانک لعنت جو کسی مرد یا عورت یا قوم یا مذہب پر آسکتی ہے وہ بے ثمری یا بے پھل رہنا ہے۔ کیونکہ ان کا خلق کیا جانا اسی مقصد سے تھا کہ وہ پھلیں اور بڑھیں۔ ساری خلقت بار آوری کے لئے خلق ہوئی تھی۔ پس جو کوئی پھل لانے میں قاصر ہے۔ وہ اپنے پیدا ہونے کے مقصد کو پورا کرنے میں قاصر ہے۔ سخت سے سخت لعنت جو مسیحی کلیسیا پر آسکتی ہے وہ بے ثمری ہے۔ بے ثمر ہونا نہایت ہی خوفناک اور اندوہ آمیز بات ہے۔ مذہبی آدمی کے لئے بے پھل رہنا نہایت افسوسناک اور خطرناک امر ہے۔ شیریں اور خوش گوار اور طاقت بخش پھل نہ لانا کسی قوم یا مذہب کے لئے نہایت ہی مایوسانہ اور اندوہناک امر ہے۔ اور یہی شیرینی اور طاقت دوسروں کو نہ پہونچانا اُس سے بھی بدتر حالت ہے۔ یہ کیسی حد درجہ کی شدید لعنت ہے۔ اور مالک کے کس قدر شدید غضب اور ناراضگی کو ظاہر کرتی ہے۔ "کہ آئندہ کوئی تجھ سے کبھی پھل نہ کھاوے۔" ہماری موجودہ زمانہ کی مسیحی کلیسیاؤں کو اس لعنت کی طرف نہایت ہی غوض اور فکر کے ساتھ غور اور تجویز کرنا لازم ہے کہ مبادا ہم پر بھی ایسی لعنت کا فتویٰ نہ بول دیا جائے۔

مراسلہ

اناجیل اربعہ اور اُن کے لکھنے کی ضرورت

معزز ناظرین نور افشاں خداوند قادر مطلق خدا نے حسب عقل و دانش عطا فرمائی تو مادہ تحقیق بھی اُس میں ودیعت کر دیا ہے۔ ہاں یہ بات ماننی پڑتی ہے۔ کہ ہم اُن رازہائے سربستہ کا حال جن کا معلوم کرنا ہمارے واسطے ضروری نہیں ہے۔ بذریعہ تحقیق اچھی طرح معلوم نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن جن امور کا علاقہ ہماری نجات سے ہے یا وہ تعلق خدائے وحدہٗ لاشریک اور انسان کے درمیان ہے۔ ہم سمجھ سکتے ہیں لیکن خدا نے ہم کو اس مرحلہ سے بھی آگے بڑھا دیا ہے۔ بعض دفعہ اِن امورات متذکرہ بالا کے سمجھنے میں بھی ہماری عقل قاصر رہجاتی ہے۔ اس لئے اُس نے اپنا الہام ہمیں بخش دیا تاکہ اس کو ہم اپنی عقل کی تفسیر سمجھیں۔

ہم جن کتابوں کو الہامی اگر خدا کے سچے وعدہ کا پورا ہونا بذریعہ یسوع مسیح مانتے ہیں۔ اُن میں سے خاصکر اس جگہ چار انجیلوں کا ذکر کرونگا۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ لکھوں ایک عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ جو بات آج لکھوں گا نئی نہیں ہے۔ بلکہ اس پر ہمارے بزرگ مسیحیوں نے برابر لکھا ہے۔ اور جن صاحبان نے مدرسہ علم الٰہی میں کم و بیش تعلیم پائی ہے۔ وہ تو بخوبی واقف ہونگے۔ لیکن میں ان بھائیوں کی خاطر لکھتا ہوں جن پر ہر خاص و عام اعتراضات کے طومار باندھتے رہتے ہیں۔ کہ یہ چار انجیلیں کیوں لکھی گئیں وغیرہ وغیرہ تو وہ قاصر رہجاتے ہیں۔ لہذا اُن کے لئے مفید ہوگی۔

چار انجیلیں کیوں لکھی گئیں ہمارے بہت سے بھائی اکثر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ بہتر ہوتا کہ ایک ہی انجیل لکھی جاتی یا مسیح کی مکمل سوانحعمری ایسی تحریر کیجاتی جس میں اس کی زندگی کے کل احوال سلسلہ وار قلمبند ہوتے۔ لیکن یہ انسان کا خیال ہے۔ خدا کا خیال انسان کے خیال سے مختلف ہے اور اُس کی راہیں انسان کی راہوں سے جدی ہیں۔ اُس کو یہی پسند آیا کہ اس کام کے لئے ایسے چار شخصوں کو چنے۔ جو روح القدس کی مدد سے لکھیں۔ اور چونکہ یہ بات ہمیں معلوم ہے۔ کہ کسی شخص کے تمام خط و خال ایک شخص اپنی تصویر میں کمال کے ساتھ نہیں بنا سکتا اسی طرح ایک شخص مسیح کی زندگی کا صرف ایک ہی پہلو دکھا سکتا تھا پس لازم ہوا کہ مختلف شخص مختلف پہلوؤں سے مسیح کی زندگی کا مرقع کھینچیں تاکہ چاروں طرف سے نقشہ کامل ہو کر ایک بولتی چالتی تصویر کھینچ جاوے۔

اور بعض بزرگ کا قول ہے کہ خدا نے ہم کو ایک چہار چند انجیل دی جو چار ہاتھ سے تصنیف ہوئی لیکن ایک روح سے متحرک ہوئی۔

اگسٹن بزرگ چار انجیلوں کو چار کتابوں کی ایک انجیل بتلاتے ہیں۔ اور حزقی ایل ۱۰: ۱۴ اور مکاشفہ ۴: ۶-۷ میں جہاں ایک رویا کا ذکر ہے کہ حزقی ایل نے ایک رویا دیکھی کہ ”ایک کروبی جس کے چار منہ تھے۔ ایک کروبی کا دوسرا انسان کا تیسرا شیر کا چوتھا عقاب کا یوحنا بیان کرتا ہے کہ میں نے خدا کے تخت کے بیچ میں چار جاندار کو دیکھا ایک کی شکل شیر ببر کی دوسرا بچھڑے کی تیسرا انسان کی چوتھی اُڑتے ہوئے عقاب کی شکل تھی“۔ اگسٹن بزرگ کہتے ہیں۔ کہ یہ چار جاندار چار انجیلوں کے اشارے ہیں۔

متی کی انجیل میں اُس شخص کا بیان ہے جو یہوداہ کے قبیلہ کا ببر اور داؤد کا اصل ہے۔

مرقس کی انجیل۔ کے لئے بیل ایک عمدہ علامت ہے۔ کیونکہ اس میں ایک خادم کا بیان ہے۔ جس نے انسان کے لئے محنت کی اور دکھ اور مصیبت برداشت کی۔

لوقا کی انجیل مسیح کی کامل انسانیت کی انجیل ہے یا ابن آدم کی انجیل ہے۔

یوحنا کی انجیل۔ اس عقاب کی مانند ہے جس کی راہ آسمان میں ہے اور جو انسان کو آسمان تک پہنچاتی ہے۔

بشپ وسکاٹ صاحب کی تمثیل بشپ دسکاٹ صاحب نے اس مرقع کی ایک عمدہ تشبیہ دی ہے۔ کہ ایک سنگتراش کو حکم ملا کہ انگلستان کے شہنشاہ چارلس اوّل کی ایک مورت بنا دے۔ اُس نے ایک مشہور مصور وینڈیک سے درخواست کی کہ تین متفرق تصویریں کھینچ دے۔ جس میں بادشاہ کے سارے خط و خال ظاہر ہو دیں۔ سنگتراش نے ان تصویروں کو سامنے رکھکر مورت تیار کی۔ جس میں تینوں تصویروں کی خاصیتیں نظر آتی ہیں۔ صاحب فرماتے ہیں کہ چار اناجیل کا یہی حال ہے۔ متی۔ مرقس۔

لوقا میں مسیح کی تصویر تین مختلف پہلوؤں سے کھینچی گئی ہے یوحنا ان تینوں کو سامنے رکھ کر ایک چوتھی تصویر کھینچ رہا ہے۔ اور وہ اس شخص کی کامل تصویر ہے۔ جو نہ صرف بادشاہ۔ خادم۔ انسان ہے بلکہ خدا کا اکلوتا بیٹا مسیح ہے۔

بعضوں کا خیال ہے۔ کہ چار مختلف قوموں کی ضرورت کے موافق چار کتابیں لکھی گئیں۔ متی کی انجیل یہودیوں کے لئے۔ مرقس رومیوں کے لئے۔ لوقا یونانیوں کے لئے یوحنا مسیحی کلیسیاؤں کے لئے لکھتا ہے۔

پرانے عہدنامہ میں مسیح کی چار تصویریں۔ (۱) مسیح بادشاہ ہے

زبور ۲: ۶ ۱۲ اور ۷۲: ۲ یسعیاہ ۳۲: ۱ یرمیاہ ۲۳: ۵ اور ۳۰: ۹ دانیل ۹: ۲۵ زکریاہ ۹: ۹ اور ۱۴: ۹ یعنی مسیح بادشاہ۔

(۲) مسیح خادم ہے۔ یسعیاہ ۴۲: ۱-۷ اور ۴۹: ۱-۱۲ اور ۵۰: ۴-۹ اور ۵۲: ۱۳-۱۵ اور ۵۳ یعنی آنے والا مسیح خدا کی فرمانبرداری کریگا خدا کی ساری راستبازی کو جو ہم سے نہ ہو سکی۔ پورا کرکے اپنی جان دے کر بنی آدم کو گناہ سے نجات دے گا۔

(۳) مسیح حقیقی انسان ہے۔ پیدائش ۳: ۱۵ اور ۲۲: ۱۸ یسعیاہ ۷: ۱۴-۱۶ اور ۹: ۶ دانیل ۷: ۱۳ یعنی مسیح عورت کی نسل سے ہوگا۔ ہمارا بھائی اور ہمارے رشتہ سے ہوگا۔ قرابتی کے ناتے ہمیں گناہ کی غلامی سے آزاد کرے گا۔ مثلاً احبار ۲۵ ایوب ۱۹: ۲۵-۲۷

(۴) وہ خدا کہلاتا ہے۔ یسعیاہ ۹: ۶ ۱۶ اور ۴۰: ۹-۱۰ اور ۴۷: ۴ یرمیاہ ۲۳: ۶ یعنی مسیح جلال کا خدا ہوگا۔

متی بادشاہ کی انجیل ہے۔ مثلاً مسیح ابن داؤد ابن ابراہام کا نسب نامہ یعنی وہ بادشاہ ہے جو داؤد کے تخت پر ہوگا۔ اور اس کی بادشاہت ابد تک ختم نہ ہوگی۔

مجوسیوں کا پوچھنا یہودیوں کا بادشاہ کہاں ہے۔ یوحنا لوگوں کو بادشاہت کے لئے تیار کرتا ہے۔

پہاڑی وعظ میں اس بادشاہت کے قوانین مرتب ہوئے۔ معجزوں کے ذریعہ بادشاہی قدرت ظاہر ہوئی۔ تمثیلوں میں بادشاہت کے بھید پائے جاتے ہیں۔ دیکھ تیرا بادشاہ آتا ہے زکریا ۹: ۹ متی ۲۱: ۵ بادشاہت کا لفظ ۵۵ مرتبہ آیا ہے۔

مرقس کی انجیل خادم کی انجیل ہے۔ مثلاً ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت ...... مرقس ۱۰: ۴۵ دیکھو میرا بندہ .... یسعیاہ ۴۲: ۱

لوقا کی انجیل رحم دل منجی ابن آدم کی انجیل ہے۔ مثلاً ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے آیا۔ اور نجات دینے (لوقا ۱۹: ۱۰ - یوحنا ۱۹: ۵) (خاص لفظ ابن آدم ہے)

یوحنا کی انجیل خدا کے بیٹے کی انجیل ہے۔ مثلاً یہ اس لئے لکھا گیا کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ اور ایمان لا کر اس کے نام سے زندگی پاؤ (یوحنا ۲۰: ۳۱) (خاص لفظ بیٹا ہے جو ۷۰۰ دفعہ آیا ہے)۔

انجیل کے مصنفوں کے انتخاب سے خدا کی حکمت ظاہر ہوتی ہے

(۱) متی ایک بادشاہ کا نوکر تھا اس لئے خدا نے اُسے چنا کہ وہ اس انجیل کو لکھے جس میں عظیم الشان بادشاہ کا ذکر ہے جو کُل دنیا کا حاکم ہے۔

(۲) مرقس ایک خادم تھا (اعمال ۱۲: ۱۲ اور ۱۳: ۵) اس لئے مناسب تھا کہ ایک شخص ایسے کی تصویر کھینچے جو جلال کا بادشاہ بن کر سب کا خادم بنا۔

(۳) لوقا۔ ایک طبیب تھا۔ (کلسیوں ۴: ۱۴) اس لئے لازم تھا کہ وہ ایک ایسے حکیم کا بیان کرے جو انسان کو گناہ کی بیماری سے بچا دے۔

(۴) یوحنا۔ وہ شاگرد تھا جس سے یسوع پیار کرتا تھا۔ اس لئے اس نے وہ محبت آمیز انجیل لکھی جو ہم کو زمین سے اُٹھا کر آسمان تک پہنچاتی ہے۔ اور خدا کے بیٹے کا جلال جو باپ کی گود میں ہے دکھاتی ہے۔

پس میرے عزیز بھائیو۔ ہمارے لئے مذکورہ بالا ثبوت کافی تو نہیں ہیں۔ لیکن کام چلانے کے لئے تسلی بخش ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ مسیحی اپنی کتب مقدسہ کی تحقیق سے کسی زمانے میں غافل نہیں ہوئے۔ لہٰذا کمترین نے آپ کے فائدے کے واسطے انہیں کتابوں سے لے کر آپ کی خدمت میں پیش کیا تاکہ آپ ہمیشہ کی زندگی کے کلام کو وضاحت سے لوگوں کے دلوں میں نقش کر سکیں۔

راقم:-
نظیر حسین عیسائی جونیر کلاس
سیمنری کالج
سہارنپور

کوریا میں مسیحیت

گذشتہ سے پیوستہ۔

جب ہم اسباب کو معلوم کرتا تھا کہ کسی شخص کے پاس بہ نسبت کسی اور کی رسائی زیادہ ہے۔ تو وہ سمجھا سے خود جاتے

کے اس کو بھیجا کرتا تھا۔

ایک دن اُس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ کل اپنے مکان پر ہی رہیں گے۔ اگر آپ چاہیں تو میں شہزادہ ہیہ کو آپ کے پاس لاؤں۔ میں نے کہا کہ بخوشی لائیے۔ دوسرے دن وہ شہزادہ صاحب کو جو سب سے پورانا شاہی خاندان میں سب سے بڑے تھے۔ لایا۔ شہزادہ صاحب نے نئے عہدنامے میں بڑی دلچسپی ظاہر کی۔ اور چلتے وقت ایک جلد ہمراہ لیتے گئے۔ اب شہزادہ صاحب خداوند مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ مانتے ہیں۔ شہزادہ صاحب بعض اوقات گرجے گھر میں جاکر نہایت غریب لوگوں میں بیٹھتے ہیں؛

اس کے تھوڑی مدت بعد ہم شہر سیول میں وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کا اسسٹنٹ سکرٹری ہوگیا۔ اُس وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی ایک بہت عمدہ عمارت ہے جس کو وانامیکر صاحب نے تعمیر کیا تھا۔ ۱۹۱۰ء میں وہ جاپان کے شہر ٹوکیو میں وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے دینی کام کا ہادی ہونے کے لئے بلایا گیا۔ وہ ملک جاپان کے دارالخلافہ میں کوریا کے طالب علموں میں کام کرتا ہے۔ ہم کے طور و اطوار ایسے ہیں کہ سب لوگ اس کو پیار کرتے ہیں۔ اور اس کے اخلاق ایسے دلفریب ہیں کہ وہ لوگوں کے دلوں کو موہ لیتے ہیں۔ وہ شہر ٹوکیو میں طالب علموں کے درمیان اپنے مالک اور نجات دہندہ کے لئے بڑا کام کر رہا ہے۔ میں اکثر اس دعا کی بابت سوچتا ہوں جو میں نے اپنے گھر میں کرزو سایان سے کی اور کہ کس طرح عجیب طور سے خدا نے اس کا جواب دیا

باقی دارد

اشتہار

اطلاع دیجاتی ہے کہ انجمن عالم تلاوت کنندگان بائیبل کی فہرستیں بابت ۱۹۱۵ء طیار ہیں۔ یہ فہرستیں فارسی اُردو زبان میں ہیں۔ جس کی قیمت کل ایک آنہ دار نی فہرست تمام سال کے لئے ہے۔

المشتہر:۔

ڈبلیو، این۔ وائیلی

مشن کمپونڈ

لودیانہ۔ پنجاب

صرف ایک ماہ کیواسطے

مفت مفت

چاندی کی خوبصورت گھڑی

گارنٹی ۵ سال

بینظیر ہدیہ

ہم ہندوستان برما اور سیلون میں ہزاروں گھڑیاں لوگوں کو دے رہے ہیں اور اب آپکا جان کا موقعہ ہے کہ آپ ایک روپیہ چھ آنہ ۱عہ بھیجکر ایک فونٹن پن لو۔ اگر آپ ہمارے بینظیر ہدیے سے فیضیاب ہونا چاہتے ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس فونٹن پن اور گھڑی کو اپنے دوستوں کو دکھاؤ آج ہی روپیہ بھیجدو۔ المشتہر:۔

جیمس پیٹرک اینڈ کمپنی

جی۔ ٹی۔ مدراس۔

نوٹ:۔ اگر وی پی آنا چاہئے تو ۳ر علاوہ بھیجے جائیں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا

کلورڈوائن

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک دو خوراک سے جاتا ہے۔ اسہال اور ان کے دست پیچش کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔

ڈاکٹر برمن

نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہے۔ دیگر قیمتی کلورڈوائن کے برابر ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر محصولڈاک ۵ر

ادویات ہر جگہ دوکانداروں سے یا ہمارے کارخانہ سے طلب فرمائیے۔

پوری فہرست جس میں جنتری اور سارٹیفکیٹ ہے بلاقیمت روانہ ہوتی ہے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵و۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

اشتہار

ذیل کی کتابیں بی کریمن بکسٹور سے معرفت ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب لودیانہ بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں۔

پنجابی زبور	رومن معہ راگ		عہ
"	"	اُردو چمڑے والا	عہ
"	"	اُردو	۸ر
"	"	اُردو کپڑے کی جلد	۱۱ر

المشتہر۔

ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب

لودیانہ۔ پنجاب

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پُرتاثیر بچوںکو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۵ر و ۶ر +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی پادری گگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کیے جاتے ہیں قیمت ۱ر +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۶ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویں گی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر کو رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائیبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے۔ یہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمینریوں اور بائیبل ٹرننگ اسکولوں میں ٹکیسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہئے۔ ہرایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے قیمت فی جلد فارسی اُردو ۶ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہینگلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اُردو و رومن میں بھی چھاپی گئی قیمت ۴ر ۸ر اور ۱۲ر یہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہرایک مسیحی کو چاہئے کہ اِسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

دائی گری } من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براون صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو معہ فارسی ۴ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکیسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہرایک گھر میں اِس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اِس لئے ہرایک خاندان میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے +

ہدایت بیمارداران } یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت عہ۔ یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی } یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہائیجین ہے۔ سعید غلام حیدر خان مشنری اور ڈسپنسری لائے بریلی کا اور نور محمد صاحب نے میندار پرتاب گڑہ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے سارے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم ہوائی نہیں۔ (۳) ہم ہوائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہے۔ (۶) صاف ہوا کسطرح ملتی ہے۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اسے کسطرح استعمال کرسکتے ہیں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہے۔ (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراک کی بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے۔ (۱۴) تیلی خوراکیں۔ (۱۵) ہدایت خوراک پر۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) بچے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کاتی ورزش۔ (۲۱) گھر اور احاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمدورفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت قیمت ۴ر +

دستور العمل نُور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ عہ ۲

ہندوستان پنجاب سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۳

ہندوستان پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔ ۔ ۔ ۴

غیرممالک سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۵

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ ۱۲
نصف کالم	ملے	للعہ ۱۲	عہ ۲۵
پورا کالم	للعہ ۱۲	عہ ۲۵	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ ۴۰	عہ ۶۰	۱۰۰

ہرایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے۔ (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذوں پر ہوں۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے۔ مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ایم۔ اے ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برور چھپا +